احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 12 مارچ 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 12 مارچ 2004ء 20 محرم 1425 ہجری-12 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 55

صبر کرنے والا

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی سے بہت محبت کرتا ہے جس کا ایک برا پڑوسی ہو اور وہ اس کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے اور نیک نیتی سے برداشت کرتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص199 حدیث نمبر583)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کبھی انسان کا غصہ کتاب اللہ کے برخلاف ہوتا ہے۔ گالی سن کر اس کا نفس جوش مارتا ہے۔ تقویٰ اس کو سکھلاتا ہے کہ وہ غصہ کرنے سے باز رہے۔ (۔) ایسا ہی بے صبری کے ساتھ اسے اکثر جنگ کرنا پڑتا ہے۔ بے صبری سے مراد یہ ہے کہ اس کو راہ تقویٰ میں اس قدر دقتوں کا مقابلہ ہے کہ مشکل سے وہ منزل مقصود پر پہنچتا ہے، اس لئے بے صبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک کنواں پچاس ہاتھ تک کھودنا ہے۔ اگر دو چار ہاتھ کے بعد کھودنا چھوڑ دیا جائے، تو محض یہ ایک بدظنی ہے۔ اب تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکام دیئے، ان کو اخیر تک پہنچائے اور بے صبر نہ ہو جاوے۔

راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے؛ حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے، لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا، لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا۔ وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔ جیسے ایک شخص منصور مسیح نے بیان کیا کہ اس کی عیسائیت کا باعث یہی تھا کہ وہ مرشدوں کے پاس گیا، چلہ کشی کرتا رہا، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا، تو بدظن ہو کر عیسائی ہو گیا۔

سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں، وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں، تو ملعون ہی سہی۔ غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔ یہ جو فرمایا ہے کہ (۔) ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔ بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔ جیسے کہ فرمایا (۔) یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔ مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 15)

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجلس انصاراللہ پاکستان

سال 1382/2003 ہش میں ناظمین اضلاع مجالس انصاراللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حقدار قرار پائے۔ ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کیلئے پیش کئے گئے جو حضور نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

اول: ناظم ضلع کراچی مکرم قریشی محمود احمد صاحب
دوم: ناظم ضلع حافظ آباد مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب
سوم: ناظم ضلع میرپور خاص مکرم ناصر احمد واہلہ صاحب

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

عربی اور سپینش کلاسز کا اجراء

واقفین نو بچوں اور بچیوں کو ابتدائی سپینش زبان سکھانے کی کلاس وکالت وقف نو کے زیر انتظام شروع کی جارہی ہے۔ سپینش زبان سیکھنے کے خواہش مند بچے اور بچیاں اور دیگر خواتین و احباب جو سپینش سیکھنے کے خواہش مند ہیں ان سے درخواست ہے کہ مورخہ 14 مارچ بروز اتوار شام 5-00 بجے وکالت وقف نو بیت الاظہار میں تشریف لے آئیں۔ اسی طرح عربی زبان سیکھنے کے خواہشمند بچوں/بچیوں اور دیگر احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ بھی 14 مارچ شام 5-00 بجے تشریف لے آئیں۔ (وکالت وقف نو)

درخواست دعا برائے طلبہ و طالبات

میٹرک کے بورڈ کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ امسال نصرت جہاں اکیڈمی کلاس نہم کے 125 اور کلاس دہم کے 110 طلباء و طالبات امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ تمام احمدی طلبہ و طالبات کی شاندار کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

خدام الاحمدیہ جرمنی اور نئے سال کا آغاز

رپورٹ: مبارک احمد شاہد، مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو امسال بھی یکم جنوری کو بھرپور طریق پر وقار عمل کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے مستقل پروگرام میں شامل ہے کہ جرمنی بھر میں مقامی مجالس اپنے اپنے علاقے میں شہر کی انتظامیہ سے اجازت حاصل کر کے اور کچھ مقامات پر انتظامیہ سے مل کر شہر میں صفائی کا کام کرتے ہیں۔ یعنی [illegible] دسمبر کی رات کو نئے سال کی خوشی میں جب لوگ پٹاخے چلاتے ہیں تو عموماً سارے شہر میں اور خصوصاً شہر کی مشہور جگہوں پر گندگی کے انبار لگ جاتے ہیں جس میں پٹاخوں کے بچے ہوئے حصے اور جلے ہوئے بارود کی خاک اور کاغذ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اس سارے گند کو بعض جگہوں سے مشینوں کے ذریعہ بھی صاف نہیں کیا جا سکتا۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی چند سالوں سے مختلف شہروں میں انتظامیہ سے رابطہ کر کے پیشکش کرتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگا دیتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے اسی طرح خدام و اطفال بھی اپنے اس بڑے پروگرام کو شروع کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے یعنی اس پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز سنٹرز اور بیوت الذکر میں خدام و اطفال و انصار نے باجماعت نماز تہجد ادا کی۔ اسی طرح ناشتے کا انتظام مجلس کی طرف سے یا پھر "کلوا جمیعا" کے ذریعہ کیا ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کا تعاون بھی حاصل رہا۔ اس کے بعد خدام و اطفال مقرر کردہ شہر کے حصہ میں اپنے کام کی غرض سے پہنچ گئے۔ یہ امر جرمن قوم کے لئے حیران کن ہے کہ کسی غیر قوم کے نوجوان اکٹھے ہو کر علی الصبح شہر کی صفائی کر رہے ہیں۔ ان کی اپنی قوم کے باشندے جنہوں نے بڑی بے دردی سے یہ گند ڈالا تھا اب نیند کے مزے لے رہے ہیں تو دیار غیر سے آئے ہوئے چند دیوانے راکھ کے ان ڈھیروں کو اکٹھا کر کے ان گلیوں کو دوبارہ صاف ستھرا بنا کر ان شہریوں کو یہ پیغام دیتے نظر آ رہے تھے کہ ابھی دنیا میں خدا کے ایسے بندے موجود ہیں جو محض خدا کی خوشنودی کی خاطر اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے اپنا آرام قربان کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ اور پھر اس مادی دور میں یہ سارا کام بغیر کسی معاوضہ کے کرتے ہیں۔ دیکھنے والی ہر نظر یہ پوچھنے پر مجبور ہوتی ہے کہ آپ کون لوگ ہیں؟ اس سال یکم جنوری 2004ء کو جرمنی بھر میں 22 رجسٹر ولوکل قیادت کی 205 مجالس نے اللہ کے فضل و کرم سے وقار عمل کیا۔ اور اس میں 102 مجالس نے انتظامیہ سے اجازت حاصل کر کے اور 56 مجالس نے ان کے ساتھ مل کر اور 51 مجالس نے اجتماعی طور پر اپنے نماز سینٹر اور بیوت الذکر میں وقار عمل کیا۔ اس وقار عمل میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال اور انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔ یاد رہے کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جرمنی بھر کے کثیر تعداد میں اخبارات اور ٹیلیویژن کے نمائندگان نے موقع پر قائدین مجالس کے انٹرویو لئے۔ اور کئی شہروں کے برگامائسٹر نے کام کرنے کی جگہ پر آ کر خدام و اطفال کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وقار عمل میں شامل ہونے والے تمام احباب کو اپنے بے حد فضلوں سے نوازے، آمین

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2004ء)

جماعت احمدیہ پرتگال کا دوسرا سالانہ جلسہ

26/27 دسمبر 2003 کو جماعت احمدیہ پرتگال کا دوسرا جلسہ سالانہ احمدیہ مشن ہاؤس Oeiras میں جماعتی روایات کے مطابق منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں مکرم الحاج خالد محمود صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال، مکرم آصف پرویز صاحب، سیکرٹری مال۔ ہمارے نو احمدی بھائی مکرم حارث سلطان صاحب، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال، مکرم ناصر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پرتگال نے مختلف موضوعات پر بہت موثر تقاریر کیں۔

مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مربی سلسلہ سپین نے تمام انتظامات کی نگرانی کی۔ جلسہ میں تقاریر کے علاوہ آپ نے مجلس سوال و جواب میں پوچھے گئے سوالوں کے نہایت عمدگی سے جواب دئے۔

جلسہ کے دنوں میں نماز تہجد کا بھی التزام کیا گیا۔ اور لنگر خانہ حضرت اقدس مسیح موعود سے تمام مہمانوں کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2004ء)

قدرت ثانیہ کا نیا ظہور

الٰہی رنگ سے رنگین ہے ہر قدرتِ ثانی
نیابت میں مسیح پاک کے یہ شکل نورانی

برستے ہیں ترے انوار و انعامات ربانی
ترا جود و کرم بندے پہ اور اس درجہ ارزانی

خدا کو اپنے بندوں کا لحاظ و درد ہے کتنا
مسیح پاک کا ہم کو دیا پھر نقش لاثانی

وہ اک ماہ مبیں بن کر فرازِ دہر میں ابھرا
چمک نے جس کی خیرہ کر دیئے سب تاج سلطانی

اعادہ کر رہا ہے پھر سے وہ اسباق پارینہ
ترقی کے لئے لازم ہے یہ تعلیم دوہرانی

جماعت میں نئے سر سے اٹھی ہے موج بیداری
ہر اک چھوٹا بڑا بڑھ چڑھ کے اب کرتا ہے قربانی

وہ دن آتے ہیں دنیا پھر وہی ادوار دیکھے گی
محمدؐ کی جہانبانی محبت کی فراوانی

علَم توحید کا لہرائے گا اکنافِ عالم پر
سمٹ آئے گی سب دنیا بصدقِ نورِ ایمانی

خلافت کا سدا یہ سلسلہ قائم رہے یارب
یہی فتح مبیں ہے اور یہی ہے فیضِ روحانی

حمید السامد حامد

ٹیوٹا کرولا برائے فروخت

دفتر کی ایک کار ٹیوٹا کرولا Toyota Corolla Saloon، ماڈل 2000 سفید رنگ، لاہور نمبر فروخت کیلئے موجود ہے۔

رابطہ: نظارت دعوت الی اللہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
فون نمبر 04524-211476

احباب جماعت محتاط رہیں

ڈاکٹر خالد محمود ولد محمد علی سکنہ پکھی موڑ چک نمبر 3 بوریوالہ ضلع وہاڑی کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مختلف جگہوں پر ایڈریس بدل بدل کر بدمعاملگی کر رہے ہیں۔ احباب جماعت محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

کھیل اور جسمانی صحت کی بہتری

حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے عملی کردار اور قیمتی ارشادات کی روشنی میں

مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب

(قسط دوم)

ورزش کے فوائد

ورزش کے فوائد بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ورزشوں کی عادت جو ڈالی جاتی ہے وہ اسی لئے ہوتی ہے کہ انسان کے جسم میں چستی اور پھرتی پیدا ہو اور اس کے اعضاء درست رہیں۔ اور اس کی ہمت بڑھے۔ ورزش سے پسینہ آتا ہے۔ جس سے بہت سے زہر دور ہوتے ہیں۔ اور اس لئے ورزش کو نظر انداز کر کے کلی طور پر بچہ کو دماغی کام میں لگانا دماغ کو کمزور کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ بچپن میں کھیل کود اور ورزش انسان کی فطرت میں اسی لئے رکھی گئی ہے تا کہ اس کی جسمانی قوت برداشت بڑھ جائے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الصبی صبی و لو کان نبیا یعنی بچہ بچہ ہی ہے خواہ وہ آئندہ نبی ہونے والا ہو۔ بے شک وہ چند سالوں بعد نبی بنایا جائے گا۔ مگر بچپن کی حالت میں اس کی خواہشات ضرور ایسی ہی ہوں گی جو بچپن سے مناسبت رکھتی ہوں گی۔ وہ کھیلے گا بھی۔ وہ کودے گا بھی۔ اور ان تمام حالات سے گزرے گا جن میں سے بچے عام طور پر گزرتے ہیں۔ بچپن کی حالت کے جو لوازم مخصوص ہیں کوئی بچہ خواہ بڑا ہو کر نبی ہونے والا ہو وہ بھی ان میں سے ضرور گزرے گا۔ اور اس کی یہ حالت بعد کی زندگی میں اس کے لئے کسی اعتراض کا موجب نہیں ہو سکتی۔ پس اس عمر میں ورزش کے ذریعہ بچہ کی تربیت اشد ضروری ہے۔ اور اسے کلی طور پر دماغی کام میں لگا دینا خطرناک ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں اس کی صحیح تربیت کا طریق وہی ہے۔ جو اسے کھیل کود سکھائے۔ پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا ہو کہانیوں کے ذریعہ اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ بڑے آدمی کے لئے تو خالی وعظ کافی ہوتا ہے۔ لیکن بچپن میں دلچسپی قائم رکھنے کے لئے کہانیاں ضروری ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کہانیاں جھوٹی ہوں حضرت مسیح موعود ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے کبھی حضرت یوسف کا قصہ سناتے اور کبھی حضرت نوحؑ کا قصہ سناتے اور کبھی حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان فرماتے مگر ہمارے لئے وہ کہانیاں ہی ہوتی تھیں گو وہ تھے سچے واقعات۔ اسی طرح ہم نے کئی ضرب الامثال جو کہانیوں سے تعلق رکھتی ہیں آپ سے سنی ہیں۔

پس بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ گو بعض کہانیاں بے معنی اور بیہودہ ہوتی ہیں۔ مگر مفید اخلاق سکھانے والی اور سبق آموز کہانیاں بھی ہیں۔ اور جب بچہ کی عمر بہت چھوٹی ہو تو اس طریق پر اسے تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ ذرا ترقی کرے تو اس کے لئے تعلیم و تربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں۔ کتابوں کے ساتھ جن چیزوں کا علم دیا جاتا ہے۔ کھیلوں سے عملی طور پر وہی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر کہانیوں کا زمانہ کھیل سے نیچے کا زمانہ ہے......... مگر اس کے بعد کا جو زمانہ جو زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اور جو کھیل کود کا زمانہ ہے۔ حیرت ہے کہ بنی نوع نے اس کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس ہی نہیں کیا۔ کہ وہ بھی اسی طرح اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی نگرانی میں ہونا چاہئے۔ کہانیوں کے متعلق تو یہ خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کے دماغوں اور فاضل لوگوں کی تیار کردہ ہوں۔ اور ایسے رنگ کی ہوں جس سے بچوں کو فائدہ پہنچے۔ مگر کھیل کے زمانہ کا کوئی خیال ہی نہیں رکھا جاتا۔ اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ کھیل کود بچوں کا کام ہے۔ بڑوں کا اس میں دلچسپی لینا مناسب نہیں۔ حالانکہ اگر کھیل کود بچوں کا کام ہے۔ تو کہانیاں بھی تو بچوں سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ پھر جب ابتدائی عمر کے کھیل یعنی کہانیوں کے متعلق احتیاط کی جاتی ہے۔ تو کیوں بڑی عمر کی کھیل میں اس سے زیادہ احتیاط نہ برتی جائے۔ اس زمانہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ تو کہانیوں کے زمانہ سے بہت زیادہ اہم ہوتی ہے۔

کس قسم کی کھیل اعلیٰ تعلیم بن جاتی ہے

اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کے کھیل کود کے زمانہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ کھیلیں ایسی ہوں جو نہ صرف جسمانی قوتوں کو بلکہ ذہنی قوتوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں۔ اور آئندہ زندگی میں بھی بچہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ ان میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ ایک تو جسم کو فائدہ پہنچے۔ دوسرے ذہن کو فائدہ پہنچے اور تیسرے وہ آئندہ زندگی میں ان کے کام آ سکیں۔ جس کھیل میں یہ تینوں باتیں ہوں گی وہ کھیل کھیل ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی ہوگی۔ اور وہ طالب علم کے لئے ایسی ضروری ہوگی جیسی کتابیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ کھیلیں ایسی ہوں جو ذہنی تربیت کے لئے مفید ہوں تو میرا مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ بچوں کی دلچسپی بھی قائم رہے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ایک فلسفہ بن جائے اور بچوں کو زبردستی کھلانی پڑیں ایسی کھیل ذہنی نشوونما کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی جسم اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ میں نے بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ کام نہایت آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اور ورزش کے شعبہ کو مفید بلکہ مفید ترین بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے ایک تو یہ کہ وہ آئندہ زندگی میں مفید ثابت ہونے والی ہوں۔ نہ صرف بچپن میں بلکہ بڑے ہو کر بھی فائدہ دینے والی ہوں۔ بچپن میں کھیل کود کا جو فائدہ ہوتا ہے وہ بھی حاصل ہو۔ جسم بھی مضبوط ہو اور ذہن بھی ترقی کرے۔ بچپن میں جو کہانیاں بچوں کو سنائی جاتی ہیں ان کا مقصد ایک تو یہ ہوتا ہے کہ بچہ شور نہ کرے اور ماں باپ کا وقت ضائع نہ کرے۔ لیکن اگر وہ کہانیاں ایسی ہوں جو آئندہ زندگی میں بھی فائدہ دیں تو یہ کتنی اچھی بات ہے .... اور جب کہانیوں کے متعلق یہ کوشش کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کھیل کے معاملہ میں بچوں کو یونہی چھوڑ دیں کہ جس طرح چاہیں کھیلیں، اگر یہ طریق کھیلوں کے متعلق درست ہے تو کہانیوں کے لئے کیوں اسے اختیار نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں نہیں بچوں کو چھوڑ دیا جاتا کہ جیسی بھی کہانیاں ہوں سن لیں۔ جب کہانیوں کے متعلق ہمارا یہ نظریہ ہے کہ وہ ایسی ہوں جو اسے سلا بھی دیں اور عمدہ باتیں بھی سکھائیں تو کھیلوں کے متعلق بھی نظریہ کیوں پیش نظر نہ رکھا جائے۔ کیوں نہ بچپن میں ایسی کھیلیں کھلائی جائیں جن سے ان کا جسم بھی مضبوط ہو۔ ذہن بھی ترقی کرے اور پھر وہ آئندہ زندگی کے لئے سبق آموز بھی ہوں۔

(الفضل 28 مارچ 1939ء)

تیراکی کی افادیت

تیراکی کی افادیت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

یہ کھیل کی کھیل ہے۔ اس میں مقابلے کرائے جائیں۔ تو بہت دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے غوطہ زنی میں لوگ مقابلہ کرتے ہیں اور ایسی دلچسپی پیدا ہوتی ہے کہ مقابلہ کرنے والے اس وقت یہی سمجھتے ہیں۔ کہ گویا زندگی کا مقصد یہی ہے۔ بچوں کے لئے تیرنا بھی ایسی ہی دلچسپی کا موجب ہو سکتا ہے۔ جیسا فٹ بال، کرکٹ یا ہاکی وغیرہ اور پھر یہ ان کے لئے آئندہ زندگی میں مفید بھی ہو سکتا ہے کبھی کشتی میں آدمی سفر کر رہا ہو کشتی ڈوب جائے تو وہ اپنی جان بچا سکتا ہے۔ یا کنارے پر بیٹھا کوئی کام کر رہا ہو۔ اور کوئی ڈوبنے لگے تو اسے بچایا جا سکتا ہے۔ تو تیرنا صرف اس زمانہ کے لئے کھیل ہی نہیں بلکہ آئندہ زندگی میں اسے فائدہ دینے والی چیز ہے۔ وہ بحری فوج میں آسانی سے داخل ہو سکتا ہے۔ جہاز رانی میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ گویا یہ تمام عمر میں اسے فائدہ پہنچانے والا ہنر ہے اور اس لئے ایسی کھیل کے بجائے جو صرف بچپن میں کھیل کے ہی کام آئے۔ یہ ایک ایسی کھیل ہے جو ساری عمر اس کے کام آ سکتی ہے۔

نشانہ بازی، تیراندازی اور غلیل چلانا

ان کھیلوں کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

اسی طرح تیراندازی ہے، غلیل چلانا ہے اس سے ورزش بھی ہوتی ہے بچے شکار کے لئے باہر جاتے ہیں اور دور نکل جاتے ہیں اور اس طرح تازہ ہوا بھی کھاتے ہیں۔ بدن بھی مضبوط ہوتا ہے۔ غلیل چلانے سے جسم میں طاقت آتی ہے۔ اس کے مقابلے کرائے جا سکتے ہیں۔ کہ کون زیادہ دور تک پھینکتا ہے یا غلیلہ پھینک سکتا ہے غلیل جتنی سخت ہو مگر لچکنے والی ہو اتنا ہی غلیلہ دور ہو جاتا ہے۔ مگر اسے لچکانے کے لئے طاقت ضروری ہوتی ہے۔ جتنا کوئی زیادہ مضبوط ہو اتنا ہی زیادہ دور غلیلہ پھینک سکتا ہے کیونکہ وہ اتنا ہی غلیل کو زیادہ کھینچ کر لچکا سکتا ہے۔ یہ چیز ورزش کا بھی موجب ہے۔ شکار کے لئے زیادہ چلنا پڑتا ہے۔ تازہ ہوا کھانے کا بھی موقع ملتا ہے۔ اور پھر یہ ساری عمر کام آتی ہے۔ غلیل چلانے والا بندوق کا نشانہ بندوق پکڑتے ہی سیکھ سکتا ہے۔ ہم بچپن میں غلیل چلایا کرتے تھے۔ اور مجھے یاد نہیں کہ کسی نے کبھی مجھے بندوق کا نشانہ سکھایا ہو۔ پہلی دفعہ شیخ عبدالرحیم صاحب کہیں سے بندوق مانگ کر لائے۔ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا اور وہ پہلا نشانہ تھا انہوں نے پیچھے سے پکڑ رکھا اور میں نے بندوق چلائی۔ گو میں خود بھی گر پڑا۔ مگر جس جانور کا نشانہ کیا تھا وہ بھی گر گیا۔ ادھر میں گرا۔ ادھر وہ۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو سپاہی بھرتی ہوتے ہیں۔ وہ مدتوں اس وجہ سے افسروں کی گھرکیاں کھاتے ہیں۔ کہ نشانہ ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ بچپن میں کوئی ایسا کام نہیں کیا ہوتا۔ کہ نشانہ کی مشق ہو سکے۔ اگر بچپن میں تیر

یا غلیلہ چلانے کی مشق ہو۔تو جب بھی بندوق چلانے لگیں۔فوراً نشانہ درست ہوسکتا ہے۔اور پھر اس سے بچپن میں صحت بھی تندرست ہوسکتی ہے۔اور پھر بڑے ہوکر یہی کھیل ان کے لئے ایک ہنر ثابت ہوسکتا ہے۔

دوڑنا۔ایک مفید ورزش

دوڑ کے فوائد بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اسی طرح دوڑنا ہے۔جو اپنی ذات میں بہت دلچسپ کھیل ہے اس کے بھی مقابلے کرائے جاتے ہیں۔جن سے لاتوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے لوگ ایسی ورزشیں کرتے ہیں کہ جن سے جسم کا ایک حصہ تو مضبوط ہوتا ہے مگر باقی کمزور ہوجاتے ہیں۔لیکن دوڑنا لاتوں کے لئے بھی مفید ہے اور پیٹ کے لئے بھی جو لوگ دوڑنے کے عادی ہوں۔ان کا پیٹ بھی نہیں بڑھتا۔یہ کھیل بھی ہے۔اور آئندہ زندگی میں بھی بڑے کام کی چیز ہے۔اگر انسان سپاہی ہو تو دشمن کے تعاقب کے لئے یا اگر کسی وقت پیچھے ہٹنا پڑے تو اپنی جان بچانے کے کام آسکتا ہے۔آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ چور مال لے کر بھاگ جاتے ہیں۔کیونکہ ان کو بھاگنے کی مشق ہوتی ہے۔مگر گاؤں والے ہانپتے ہوئے پیچھے رہ جاتے ہیں۔کیونکہ ان کو مشق نہیں ہوتی۔اگر بھاگنے کی مشق ہو تو چوروں کو پکڑ سکتے ہیں۔اسی طرح بیسیوں مواقع زندگی میں ایسے آتے ہیں کہ اگر انسان کو بھاگنے کی مشق ہو۔تو کام سدھر جاتے ہیں۔اسی طرح بیسیوں ایسی کھیلیں ہیں جو مفید ہوسکتی ہیں۔

خدام الاحمدیہ ایسی کھیلیں رائج کریں جو آئندہ زندگی میں بھی کام آئیں

حضرت مصلح موعود نے 2رجون 1946ء کو خدام میں کھیلوں کو رائج کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

آج خدام الاحمدیہ کو ایک اور ہدایت دینا چاہتا ہوں۔یہ ہدایت پہلے بھی بار بار دے چکا ہوں کہ نوجوانوں میں ایسی کھیلیں رائج کی جائیں جو ان کی زندگی میں کام آئیں۔میں 1941ء سے یہ بتاتا چلا آرہا ہوں لیکن ابھی تک خدام نے اس طرف توجہ نہیں کی۔مثلاً دوڑنے کی مشقیں ہیں۔آگ بجھانے کی مشق ہے۔آگ میں سے کود کر نکلنے کی مشق ہے۔اونچی جگہ سے کودنے کی مشق ہے۔تیرنے کی مشق ہے۔یہ سب ہنر ایسے ہیں جن سے مردانگی پیدا ہوتی ہے اور یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آتی ہے۔اس کے علاوہ کان، ناک اور آنکھ کی قوتیں بڑھانے کے متعلق میں نے کہا تھا۔مشق کرنے سے یہ قوتیں زیادہ تیز ہوجاتی ہیں اور ایسا آدمی جس کی یہ قوتیں تیز ہوں بہت سے ایسے کام کرسکتا ہے۔جسے عام آدمی نہیں کرسکتا۔ (الفضل 30ستمبر 1960ء)

اپنے اوقات کو صحیح طور پر گزارو

خدا تعالیٰ نے تمہیں ہوشیار کردیا ہے اب تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور آنے والے خطرات کے لئے تیاری کرو۔وہ تیاری اس طرح ہوسکتی ہے کہ تم اپنے اوقات کو صحیح رنگ میں گزارو۔اور زیادہ سے زیادہ (دعوت الی اللہ) کرو۔زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرو۔......... زلزلہ اور اس طرح کی دیگر مصیبتوں کے پڑنے پر یا جلسوں اور جلوسوں کے مواقع پر تمہیں کم از کم بوائے سکاؤٹس یا ریڈ کراس جتنا نمونہ تو دکھانا چاہئے۔حالانکہ اصل میں تو ان سے سینکڑوں گنا زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئے۔واضح رہے کہ خدمت خلق سے میری مراد محض احمدیوں .... کی خدمت نہیں۔بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت خدا کی ساری مخلوق کی خدمت مراد ہے حتیٰ کہ اگر دشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو یہ ہے خدمت خلق کا صحیح جذبہ۔

روح اور جسم کی مضبوطی کی طرف توجہ کرو

اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرو جس کے بعد تمہیں یقین ہوجائے کہ تم ہرگز بزدلی نہیں دکھاؤ گے اس کے لئے تیاری کرو۔مگر یہ تیاری (دینی) طریق کے مطابق ہونی چاہئے۔ایسی تیاری کرنے کے دنیا میں دو ہی طریق ہیں۔ایک یہ کہ جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔اس کی مثال نپولین، ہٹلر، چنگیز خان اور تیمور سے مل سکتی ہے۔اور ایک تیاری روح کی مضبوطی اور پاکیزگی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔اس کی سب سے روشن اعلیٰ اور ارفع مثال دنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں دیکھ چکی ہے۔پس تم ہٹلر نپولین یا چنگیز خان اور تیمور کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے تیاری کرو لیکن یہ نمونہ دنیوی مثالوں سے سینکڑوں اور ہزاروں گنا بالا ہے بلکہ اتنا بالا ہے کہ آج بھی فرشتے اس پر مرحبا کہہ رہے ہیں۔

(الفضل یکم نومبر 1952ء)

خدام الاحمدیہ نوجوانوں کو جسمانی اور دماغی آوارگیوں سے بچانے کی مقدور بھر کوشش کریں

خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اس قسم کی آوارگیوں کو خواہ وہ دماغی ہوں یا جسمانی روکیں اور دور کریں کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں۔ایک دفعہ مجھے رویا میں بتایا گیا۔ایک شخص نے خواب میں ہی مجھے کہا کہ فلاں شخص ورزش کرکے وقت ضائع کردیتا ہے۔اور میں رویا میں ہی اسے جواب دیتا ہوں کہ یہ وقت کا ضیاع نہیں۔جب کوئی اپنے قویٰ کا خیال نہیں رکھتا تو دینی خدمات میں پوری طرح حصہ نہیں لے سکتا۔اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک سبق دیا تھا کیونکہ مجھے ورزش کا خیال نہیں تھا۔تو ورزش بھی کام ہے۔.........

پس ورزش انسان کے کاموں کا حصہ ہے۔ہاں گلیوں میں بے کار پھرنا۔بیکار بیٹھے باتیں کرنا۔اور بحثیں کرنا۔آوارگی ہے اور ان کا انسداد خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔اگر تم لوگ دنیا کو وعظ کرتے پھرو۔لیکن احمدی بچے آوارہ پھرتے رہیں تو تمہاری سب کوششیں رائیگاں جائیں گی۔پس تمہارا فرض ہے کہ ان باتوں کو روکو دکانوں پر بیٹھ کر وقت ضائع کرنے والوں کو منع کرو۔اور کوئی نہ مانے تو اس کے ماں باپ، استادوں کو اور محلہ کے افسروں کو رپورٹ کرو۔کہ فلاں شخص آوارہ پھرتا یا فارغ بیٹھ کر وقت ضائع کرتا ہے۔

(الفضل 11 رمارچ 1939ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

محترم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بچپن میں کھیل اور شکار کے شوقین تھے۔حضور ائیرگن لے کر ہر جمعہ جاتے تھے اور ساتھ کوئی خادم ضرور ہوتا۔مدرسہ احمدیہ میں کھیلوں میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔فٹ بال، ہاکی اور والی بال کھیلتے تھے۔کبڈی بھی ہم لوگوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔ڈمبل اور کھینچنے کے سپرنگ سے ورزش بھی کیا کرتے تھے۔جب رخ انور پر سبزہ کا آغاز ہوا تو فرسٹ ٹیم میں آچکے تھے حضور بڑا زور لگا کر کھیلتے تھے۔

جب بٹالہ میں رابرٹ ٹورنامنٹ ہوا تو اس میں بھی حصہ لیا۔ہاکی کی نسبت فٹ بال زیادہ کھیلتے تھے ان دنوں کھیل کی یونیفارم نیکر اور سفید قمیص پر سرخ پٹکا ہوتا تھا تاکہ مختلف ٹیموں کے کھیلنے والوں میں امتیاز ہوسکے۔اس کے بعد جامعہ میں چلے گئے کھیلوں اور شکار کے شوق کی خواہش حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ کی مرہون منت ہے۔

گورنمنٹ کالج میں لیگ میچوں میں حضور فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔

(خالد اپریل، مئی 1983ء ص 91-92)

آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خاص توجہ اور کوششوں کے نتیجے میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا آغاز 1958ء سے ہوا۔یہ ٹورنامنٹ آپ ہی کے نام سے موسوم ہے اور اس کا انعقاد اس وقت تک جاری رہا جب تک اس پر حکومت کی طرف سے پابندیاں نہیں لگادی گئیں۔

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے گھوڑوں کی اہمیت جماعت پر واضح فرمائی اور اس سلسلہ میں ربوہ میں خیل للرحمان گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا آغاز 1971ء میں فرمایا جو ہر سال ربوہ میں (پابندیاں لگنے سے پہلے تک) ہوتا رہا۔حضور خود بنفس نفیس اس ٹورنامنٹ کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے اور مفید ہدایات سے نوازتے اور انعامات تقسیم فرماتے۔سب سے زیادہ گھوڑے لانے والے قائد ضلع کے لئے اپنی طرف سے ایک ہزار روپے انعام مقرر فرمایا صد سالہ احمدیہ جوبلی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت سے چالیس ہزار گھوڑوں کا مطالبہ کیا۔حضور نے گھوڑوں کی پرورش اور نگہداشت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

''میرا ارادہ بھی ہے کہ ربوہ میں بھی اور باہر کی جماعتوں میں بھی ایسے کلب جاری کروں جہاں گھوڑوں کی نگہداشت اور سواری وغیرہ کی تربیت دی جایا کرے۔'' (الفضل 16رمئی 1971ء)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کھیلوں کی سرپرستی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کھیلوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ پروگرام تھا کہ باری باری مختلف کھیلوں کی سرپرستی کی جائے اور کالج کی ٹیموں کو پنجاب یونیورسٹی، پنجاب اور پاکستان کی اعلیٰ ٹیموں کے مقام تک لے جایا جائے۔چنانچہ حضور نے پہلی کشتی رانی اور پھر باسکٹ بال کی سرپرستی فرمائی جس کے نتیجہ میں دونوں کھیلوں کی ٹی آئی کالج ربوہ کی ٹیمیں پنجاب یونیورسٹی، پنجاب اور پاکستان کی چوٹی کی ٹیموں میں شمار ہونے لگیں۔

بلکہ باسکٹ بال میں تو ہمارے لڑکوں نے بیرون پاکستان ایشیائی اور عالمی مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی بھی کی۔کالج کے کھلاڑیوں کو پریکٹس کے دوران حضور اپنی نگرانی میں سویابین (Soya Bean) کا حلوہ بنوا کر کھلاتے۔

حضور کالج سٹاف کے بھی کھیلوں کے مقابلے کرواتے۔اور دلچسپی کے لئے خود بھی حصہ لیتے بلکہ بعض کھیلوں میں مثلاً کلائی پکڑنا، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس وغیرہ میں تو چیلنج کرتے کہ جس کا جی چاہے مقابلہ پر آجائے حضور اکثر طالب علموں کو فرماتے آؤ کلائی پکڑو حضور کو اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقت اور توانا جسم دیا تھا کوئی طالب علم بھی حضور سے کلائی پکڑنے کے مقابلے میں جیت نہ سکتا تھا۔

دائمی ثواب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔'' (الوصیت)

حضرت مسیح موعود کی ایک پیشگوئی کا ایمان افروز تذکرہ

اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اولاد میرے حلقہ بگوشوں میں شامل ہو جائے گی

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

6 مارچ 1897ء کو لیکھرام کے عبرتناک انجام کے بعد آریوں نے بڑی شدت سے الزام لگایا کہ لیکھرام حضرت مسیح موعود کی سازش کے نتیجہ میں قتل کیا گیا ہے اور اس قتل کا بدلہ لینے کے لئے خفیہ اور اعلانیہ کارروائیاں شروع کر دیں۔

آریہ سماجیوں کے جذبات مشتعل دیکھ کر حکومت بھی تیزی حرکت میں آ گئی اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی خانہ تلاشی بھی ہوئی۔ یہ 8 اپریل 1897ء کا واقعہ ہے۔ پولیس کا جو وفد تلاشی لینے کے لئے آیا تھا ان میں ایک میاں محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ بھی شامل تھا۔ یہ گوجرانوالہ کا باشندہ تھا جو بٹالہ تھانے میں متعین ہوا۔ اس وفد نے دارالمسیح کے سب کمروں کی تلاشی لی اور ٹرنک کھول کر اپنا اطمینان کیا۔

دوران تلاشی میاں محمد بخش کی ایک زیادتی پر حضور نے فرمایا آپ تو اس طرح مخالفت کرتے ہیں مگر آپ کی اولاد میرے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائے گی۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 172)

میاں محمد بخش کا مقدمہ مارٹن کلارک کے سلسلہ میں بھی ذکر ملتا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 632)

معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں مخالفانہ خیالات پلتے رہے اور اسی کی تحریک پر حضور کے خلاف مقدمہ حفظ امن قائم ہوا اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ:

میاں محمد بخش نے یکم دسمبر 1898ء کو ڈپٹی کمشنر گورداسپور جی ایم ڈوئی کو رپورٹ بھجوائی کہ مرزا غلام احمد کے اشتہارات اور پیشگوئیوں سے نقض امن کا خطرہ ہے اس لئے فریقین کی ضمانت اور مچلکہ حفظ امن کا انتظام فرمایا جائے۔ چنانچہ اس کی رپورٹ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی درخواست پر مقدمہ درج ہوا۔ 11 جنوری 1899ء کو گورداسپور کی عدالت میں حضرت مسیح موعود اور میاں محمد بخش کے بیانات بھی ہوئے۔ مگر عدالت نے 24 فروری 1899ء کو یہ مقدمہ خارج کر دیا۔

حضرت امام الدین صاحب پٹواری اس مقدمہ کے دوران ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی والے مقدمہ زیر دفعہ 107 کی پیشی دھاریوال میں مقرر ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور محمد بخش تھانیدار کہتا ہے کہ آگے تو مرزا مقدمات سے بچ کر نکل جاتا رہا ہے۔ اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ ”میاں امام الدین! اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا“۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی میں سخت درد شروع ہو گئی۔ اور وہ اس درد سے تڑپتا تھا۔ اور آخر اسی نامعلوم بیماری میں وہ دنیا سے گزر گیا۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص)

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی میاں محمد بخش کے متعلق پیشگوئی کے دو حصے تھے۔

1۔ میاں محمد بخش کا ہاتھ کاٹا جائے گا

2۔ اس کی اولاد حضرت مسیح موعود کے غلاموں میں شامل ہو جائے گی۔

یہ دونوں پیشگوئیاں تھوڑے عرصہ میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی پوری ہو گئیں۔

پہلی پیش گوئی کے متعلق ان کے بیٹے حضرت شیخ نیاز محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیان کے مطابق 1901ء کے آخر میں ان کے والد صاحب کو ہاتھ میں کاربنکل کا پھوڑا نکلا جو مہلک ثابت ہوا۔ بیماری کے ایام میں انہوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ تندرست ہونے کے بعد حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہو جائیں گے۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی اور وہ 3 مارچ 1902ء کو فوت ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 172)

حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں میاں محمد بخش کے طاعون سے مرنے کا ذکر فرمایا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 236)

میاں محمد بخش کی اولاد کے احمدی ہونے کے متعلق پیشگوئی بھی بڑے عجیب رنگ میں پوری ہوئی۔ اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ:

والد کی وفات کے بعد شیخ نیاز محمد صاحب بٹالہ سے اپنی زمین واقع تحصیل حافظ آباد میں چلے آئے جہاں اس وقت بندوبست ہو رہا تھا۔ چند سال بعد خدا کے فرستادہ کے مبارک ہونٹوں سے نکلی ہوئی بات پوری ہو گئی اور شیخ نیاز محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

جناب شیخ صاحب اپنے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حسن اتفاق سے حضرت مولوی حکیم محمد دین صاحب 1907ء میں ہمارے ایک مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہنے لگے اور اس بزرگ کی پاک صحبت کے اثر سے اس عاجز کو توفیق ملی کہ یہ عاجز ان کے ہمراہ قادیان آیا۔ اور چونکہ ان ایام میں مجھے دینی واقفیت اچھی طرح نہ تھی اس لئے حضرت خلیفہ اول سے جو مجھ سے شفقت سے پیش آتے تھے دو تین روز کے بعد ذکر کیا کہ حضرت صاحب کو مسیح اور مہدی مان لینا کوئی آسان کام نہیں۔ پہلے میں اہلسنت والجماعت کی کتب پڑھوں گا اور پھر حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کر کے کوئی فیصلہ کروں گا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے میں آپ کو ایک آسان گر بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کریں اگر حضور سچے ہوئے تو آپ پر حقیقت کھل جائے گی۔ چنانچہ میں نے نمازوں میں دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے دوسرے یا تیسرے روز مجھ پر ایک مبشر اور صاف خواب کے ذریعہ سے حقیقت کھل گئی اور معاً مجھے اپنے والد صاحب کی آخری نصیحت بھی یاد آ گئی تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنی رویا اور والد صاحب کی آخری نصیحت کا ذکر کیا اور عرض کی کہ میں بیعت کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس وقت قریباً 10-9 بجے صبح کا وقت تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا اب تو آپ ہمارے بھائی ہو گئے ہیں۔ اور پھر اسی وقت مجھے مع حکیم محمد دین صاحب حضرت اقدس کے دولت خانہ پر لے گئے اور اندر اطلاع کروائی۔ اس پر حضور نے کمال شفقت سے بیت الدعا کے ساتھ والے دالان میں بلوا کر اس عاجز کی بیعت لی۔ میں نے بیعت کرنے سے پہلے حضور کی خدمت میں آبدیدہ ہو کر عرض کی کہ للہ میرے والد صاحب کو معاف فرما دیں۔ حضور نے فرمایا اچھا ہم نے معاف کر دیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ للہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ فرمایا بہت اچھا۔ بیعت کے وقت حضرت اقدس چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ میں نیچے بیٹھ گیا مگر حضرت اقدس نے میرا ہاتھ کھینچ کر اوپر بٹھا لیا اور بیعت لینے کے بعد لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خلیفہ اوّل حکیم محمد دین صاحب اور میں نیچے اترے تو راستے میں خواجہ کمال الدین حضرت خلیفہ اول کو ملے حضرت خلیفہ اوّل نے خواجہ صاحب کو کہا اس لڑکے کو جانتے ہو؟ اس نے آج وہ کام کیا ہے کہ مجھے بھی اس پر رشک آ رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کاش میری اولاد بھی میرے بعد میرے لئے اسی طرح نیک نامی کا باعث ہو۔ خواجہ صاحب نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کہ اس نے والد صاحب کو حضور سے معاف کروایا ہے اور ان کے لئے دعا کروائی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 173)

حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں:

اس کے بعد دوسری یا تیسری مرتبہ جب میں قادیان آیا تو حضرت سیدہ اماں جان کے لئے ایک کپڑا ساتھ لیتے آیا اور حضرت خلیفہ اوّل کو دیا کہ وہ حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود جب ظہر کی نماز کے وقت تشریف لائے تو حضرت خلیفہ اوّل نے مجھے سامنے بلا کر وہ کپڑا حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے کمال شفقت سے قبول فرما کر رکھ لیا اور بعد نماز ساتھ لے کر اندر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد میں سنتیں پڑھنے لگا اور ابھی ختم نہ کی تھیں کہ حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور خوشی کے لہجہ میں ہنستے ہوئے فرمایا کہ بھئی میاں محمد بخش تھانیدار کا لڑکا کونسا ہے۔ میں اس وقت التحیات پڑھ رہا تھا تو حکیم محمد الدین صاحب نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہے۔ اس پر حضرت نانا جان نے فرمایا کہ حضرت اقدس ایک کپڑا ہاتھ میں لئے ہوئے بہت خوشی خوشی اندر تشریف لائے اور حضرت اماں جان کو ہنستے ہوئے وہ کپڑا دے کر فرمایا کہ یہ کپڑا محمد بخش تھانیدار جس نے لیکھرام کے قتل کے موقع پر تلاشی کے وقت تمہارے ٹرنک کھولے تھے۔ اس کے لڑکے نے دیا ہے۔ اتنے میں میں نے بھی سنتیں پڑھ لیں تو حضرت نانا جان میرے ساتھ بہت شفقت سے ملے اور پھر فرمایا کہ آج حضرت اقدس تمہاری وجہ سے بہت خوش ہیں اور حضرت اماں جان کو تمہارا کپڑا دیتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ تمہیں مبارک ہو۔

مندرجہ بالا واقعہ کے قریباً دس، بارہ سال کے بعد میری اہلیہ قادیان میں آئیں اور حضرت سیدہ اماں

باقی صفحہ 6 پر

میری اہلیہ مکرمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ کی یاد میں

نصیر احمد صاحب راجپوت

میری اہلیہ محترمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ مورخہ 13 راکتوبر 2003ء بروز سوموار مسی ساگا کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی محبوب عالم آف نیلا گنبد لاہور کی بڑی پوتی تھیں۔

آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ سب سے حسن سلوک غرباء سے ہمدردی، عدل و احسان، امانت و دیانت، جھوٹ اور منافقت سے نفرت، نیک سیرت، منکسر المزاج، خدمت خلق کا بے پناہ جذبہ، پردہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد پڑھنے کا شوق، نماز اشراق کی ادائیگی، قرآن پاک باقاعدہ ترجمے کے ساتھ پڑھنے اور پڑھانے کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کا یہ قول آپ کے مدنظر رہتا کہ ''جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے'' آپ نے اپنے تمام پوتوں اور پوتیوں کو خود قرآن شریف پڑھایا۔ اس کے علاوہ کراچی اور لاہور میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے بے شمار احمدی بچیوں اور بچوں نیز غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ غیر احمدی بچے اور بچیاں اپنے دوستوں کو بھی قرآن پڑھانے کے لئے اپنے ہمراہ لے آتے۔ اور آپس میں باتیں کرتے کہ خالہ جی فیس بھی نہیں لیتیں۔ گھر کے کام بھی نہیں کرواتیں، مارتی بھی نہیں اگر دس دفعہ پوچھیں تو دس دفعہ سمجھاتی ہیں۔ جو بچہ یا بچی قرآن کریم ختم کرتی اس کی آمین بھی خود ہی کرادیتیں ہر رمضان میں روزانہ MTA سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا درس قرآن سنتیں۔ الغرض قرآن ہی آپ کی روح کی غذا تھی۔

آپ نے کراچی کے حلقہ عزیز آباد کی 10 سال تک جنرل سیکرٹری اور 5 سال تک صدر لجنہ رہنے کی توفیق پائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تحریک وقف عارضی کا اعلان کیا تو آپ نے حضور کی خدمت میں خط لکھا کہ میں پندرہ یوم کی وقف عارضی کرنا چاہتی ہوں۔ علالت طبع کے باعث مجھے اس بات کی اجازت فرمائیں کہ میں یہ پندرہ یوم اپنے حلقہ میں ہی گزاروں حضور نے نہایت شفقت کے ساتھ آپ کو اجازت دے دی۔ آپ ہر روز صبح ناشتہ کر کے حلقہ کے دورے پر نکلتیں اور شام کو گھر واپس آتیں۔ جن عورتوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا تھا ان کو یسرنا القرآن شروع کروایا۔ جنہوں نے قرآن شریف پڑھا ہوا تھا ان کا تلفظ درست کروایا۔ حلقہ میں صرف 2 موصیات تھیں آپ کی کوششوں سے ان کی تعداد بڑھ کر 15 ہوگئی۔ چندہ وقف جدید میں ناصرات اور بچوں کو شامل کیا۔ جو لجنات تحریک جدید میں شامل نہیں تھیں۔ ان کو اس تحریک میں شامل کیا اور حلقہ کی تمام لجنات، ناصرات اور بچوں کی تمام چندوں میں سو فیصد شمولیت یقینی بنا دی۔ جب آپ نے پندرہ دن کے بعد اپنے کام کی رپورٹ حضور کی خدمت میں ارسال کی تو حضور نے انتہائی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ 1988ء میں آپ حلقہ عزیز آباد سے گارڈن ایسٹ منتقل ہوگئیں۔ وہاں پر آپ نے کچھ عرصہ سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔

رشتہ ناطہ کا کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا جو آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھیں۔ ہر تین ماہ بعد اپنے حلقہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرواتیں احمدی خواتین کے علاوہ کثیر تعداد میں محلے کی غیر از جماعت خواتین بھی شمولیت اختیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور پاک تعلیم اور نیک کارناموں کے حالات سنتیں۔ اس طرح آپس کے تعلقات میں پیار اور محبت کی فضا پروان چڑھتی۔ آپ نے اپنے کمرہ میں دس شرائط بیعت سلسلہ کا ایک کارڈ لٹکا رکھا تھا آپ روزانہ ان کو پڑھتیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتیں۔ مہمان خواتین ملنے آتیں تو ان کو یہ شرائط پڑھ کر سناتیں اور پوچھتیں ان میں کوئی قابل اعتراض بات ہے تو بتائیں۔ وہ اعتراف کرتیں ان میں بڑی اچھی اچھی باتیں درج ہیں۔

اپنی صدارت کے دوران آپ لجنہ اور ناصرات کی تربیت کے لئے بھی کوشاں رہتیں چنانچہ ہر ماہ اجلاس میں مربی سلسلہ کو مدعو کرتیں اور مختلف تربیتی امور پر ان سے تقاریر کرواتیں اور اس کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہو جاتا۔ آپ نے قرآن شریف کا ترجمہ سکھانے کا بھی اہتمام کیا۔ محترم مربی صاحب تشریف لاتے چند آیات کا ترجمہ سکھاتے پھر اگلی کلاس میں ترجمہ سن کر نیا سبق دیتے۔ آپ خلیفہ وقت کے ساتھ رابطہ رکھنے اور ان کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھنے کی نہ صرف تلقین کرتیں بلکہ باری باری ان سے خطوط لکھوا کر حضور کی خدمت میں ارسال کرتیں۔

آپ کچھ عرصہ کراچی میں گزارتیں اور کچھ عرصہ لاہور میں۔ لاہور میں آپ کا گھر شالامار ٹاؤن میں تھا اس وقت لاہور شہر کی صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ سیدہ آپا بشریٰ صاحبہ تھیں۔ اور آپ کو حلقہ کی صدر مقرر کر دیا گیا۔

آپ مستجاب الدعوات تھیں۔ اپنے اور غیر آپ کے پاس دعا کی غرض سے آتے رہتے تھے۔ آپ کثرت سے سچی خوابیں دیکھتی تھیں۔ کینیڈا جانے سے پہلے آپ کے 3 میڈیکل ناکام ہو چکے تھے اور آخری میڈیکل کے بعد آپ کو ایمبیسی سے خط آ گیا کہ آپ کا کیس Reject کر دیا گیا ہے۔ مگر آپ مایوس نہ ہوئیں آپ نے اپنے بیٹے کو خط لکھا کہ اس فیصلہ کے خلاف وہاں اپیل کر دو میں دعا کر رہی ہوں۔ اس نے اپیل کر دی اور جج نے اپیل منظور کر لی۔ پھر چوتھی بار آپ کا میڈیکل آ گیا۔ میڈیکل سے 3 دن پہلے آپ نے خواب دیکھا کہ وہ ہسپتال میں ہیں اور ڈاکٹر آپ کو ٹیکہ لگانے کے لئے سرنج لے کر آیا ہے اور آ کر کہتا ہے کہ حضور کا (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) آپ کے لئے پیغام ہے کہ لاہور میں جو منشی صاحب (منشی محبوب عالم صاحب آف نیلا گنبد) کے 2 بچے رہتے ہیں ان کا کام ہو گیا ہے۔ صبح اٹھ کر مجھے خواب سنایا اور بے حد خوش تھیں۔ لاہور میں ہم دو ہی ان کے بچے تھے۔ حضرت منشی صاحب میرے بھی دادا تھے اور میری اہلیہ کے بھی دادا تھے۔ چنانچہ 3 دن کے بعد ہمارا میڈیکل ہوا اور کامیاب ہو گیا۔ ایک ماہ بعد ایمبیسی سے ہمارے 5 سال کے امیگرنٹ ویزے آ گئے۔ اور ہم دونوں 24 دسمبر 2002ء کو اپنے بیٹے کے پاس کینیڈا پہنچ گئے۔ آپ کو انجائنا کی تکلیف رہتی تھی وہاں پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد تکلیف زیادہ ہو گئی اور علاج کی غرض سے آپ کو ہسپتال داخل ہونا پڑا۔ طبیعت میں اتار چڑھاؤ چل رہا تھا۔ اسی دوران لاہور لجنہ کی مرکزی صدر محترمہ آپا فوزیہ صاحبہ کینیڈا تشریف لائیں۔ تنگی وقت کے باعث میری اہلیہ سے ملاقات نہ ہو سکی مگر انہوں نے از راہ شفقت فون پر بات کی فون پر بات کر کے بے حد خوش تھیں۔ آپا جان نے میری اہلیہ کو بتایا کہ آپ کے لاہور سے کینیڈا آنے کے بعد آپ کی بہو امۃ المومن حلقہ انگوری اسکیم کی صدر منتخب ہو گئی ہیں اور اچھا کام کر رہی ہیں۔ میری اہلیہ نے آپا جان کا بہت شکریہ ادا کیا اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی۔ وفات سے 15 دن قبل آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہی تھیں کہ آپ کو آواز آئی Wind up مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے Wind up کہا ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اپنا سامان سمیٹتے ہیں اور پاکستان چلتے ہیں کہنے لگیں کہ پتہ نہیں کس طرف چلنا ہے۔ دوسری رات پھر دعا کی پھر آواز آئی You will go میں نے کہا اب تصدیق ہو گئی ہے آپ نے جانا ہی جانا ہے۔ بہو سے کہا کہ ہمارا سامان Pack کرنا شروع کر دو۔ بیٹے سے کہا کہ ہماری سیٹیں PIA میں جلد بک کروا دو۔ چنانچہ 10 راکتوبر کی سیٹیں ہماری بک تھیں دوپہر ایک بجے ہم نے ائیر پورٹ جانا تھا۔ اچانک 11 بجے صبح میری اہلیہ کی طبیعت خراب ہو گئی اور ائیر پورٹ جانے کی بجائے ہسپتال ایمرجنسی میں جانا پڑا۔ 3 دن کے بعد یعنی 13 راکتوبر 2003ء کو ہسپتال میں ہی وفات پا گئیں اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

آپ کے جسد خاکی کو پاکستان لانے میں مسی ساگا (کینیڈا) کی جماعت کے پریذیڈنٹ محترم احسن گردیزی صاحب نے بھرپور تعاون کیا۔ ربوہ میں تدفین کے وقت دیگر عزیز و اقارب دوست احباب کے علاوہ آپ کے تینوں بیٹے بھی موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ اور آپ کے عزیز رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 5

جان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں۔ تو حضرت سیدہ نہایت ہی شفقت سے ان سے ملیں۔ اور فرمایا کہ تم تو بہت دیر سے آئی ہو۔ مگر تمہارے میاں ہمارے مدت سے واقف ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ حضرت موعود کی زندگی میں تمہارے میاں ہمارے لئے ایک ٹرا لائے تھے جو حضرت اقدس لے کر خوشی خوشی اندر تشریف لائے اور ہنستے ہوئے مجھے دے کر فرمایا کہ یہ تمہارے لئے محمد بخش تھانیدار بٹالہ کا لڑکا لایا ہے جس کے والد نے تلاشی کے وقت تمہارے ٹرنک کھولے تھے۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 471-472)

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب بھی انسپکٹر پولیس تھے۔ آپ پولیس کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر 1941ء میں مستقل طور پر قادیان آ گئے اور کچھ عرصہ تک افسر حفاظت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ آپ 1947ء میں اپنے وطن گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ وفات سے 2 ماہ قبل آپ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر ربوہ تشریف لے آئے اور 24 جولائی 1953ء کو وفات پائی۔ آپ کی ایک بیٹی فرخندہ اختر صاحبہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے عقد میں آئیں۔

انتصار احمد نذر صاحب

فتح القدیر

مصنف: کمال الدین محمد بن عبدالواحد السیواسی ثم السکندری المعروف بابن ھمام

(789ھ-861ھ)

حدایہ کی یہ شرح دو آدمیوں کی لکھی ہوئی ہے پہلے اسے علامہ ابن الھمام نے لکھنا شروع کیا لیکن مکمل نہ کر سکے آپ نے کتاب الوکالۃ تک حدایہ کی شرح دو جلدوں میں لکھی آپ کے بعد مفتی شمس الدین احمد المعروف قاضی زادہ (متوفی 988ھ) نے اسے مکمل کر دیا۔ لیکن عام طور پر اسے ابن الھمام کی طرف ہی منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب درس نظامی میں بھی شامل ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35936 میں سید مشہود احمد ولد سید محمود احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید مشہود احمد ولد سید محمود احمد شاہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 35937 میں سید شاہد احمد ولد سید محمود احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید شاہد احمد ولد سید محمود احمد شاہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35938 میں شاہد احمد پرویز ولد سعید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1650 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد احمد پرویز ولد سعید احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35939 میں شمس اقبال ولد محمد اقبال قوم جٹ چہل پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شمس اقبال ولد محمد اقبال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35940 میں طاہر نعیم چیمہ ولد نور الٰہی بشیر قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر نعیم چیمہ ولد نور الٰہی بشیر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 صباحت احمد چیمہ وصیت نمبر 32986 گواہ شد نمبر 2 رانا تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل کو مورخہ 5 مارچ 2004 بروز جمعۃ المبارک دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "آملہ" (چاند چہرے والی) نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر مسیح اللہ ریاض صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی ہے۔ بچی کے خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

☆ مکرمہ راضیہ سید صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب انجینئر سرگودھا لکھتی ہیں۔ مورخہ 27 فروری 2004ء کو ویلفیئر سپورٹس فیڈریشن آف پاکستان کے زیر اہتمام سرگودھا میں ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ عنوان تھا "صحت مند معاشرہ کیلئے کھیل ضروری ہیں" جس میں سرگودھا کے تمام سکولز نے شرکت کی۔ میرا بیٹا شمیٰ احمد انجینئر کلاس 4 اپنے سکول کی طرف سے شامل ہوا۔ شمیٰ احمد صاحب مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد کا نواسہ اور محترم میاں غلام احمد صاحب مرحوم آف سرگودھا کا پوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس مقابلہ میں بچہ دوم انعام کا حقدار ٹھہرا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ کامیابی ان کیلئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

نکاح

☆ مکرمہ سیدہ نجمہ محمود صاحبہ بنت مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف معین الدین گجرات کا نکاح ہمراہ مکرم سید راشد محمود صاحب ولد مکرم سید ارشاد حسین شاہ صاحب آف ڈھوک سیداں راولپنڈی مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے نیو بھابڑہ راولپنڈی نے مورخہ 6 فروری 2004ء کو پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم مرزا نعیم احمد صاحب امیر ضلع گجرات نے دعا کروائی۔ لڑکی مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (ر) تھانوگو کی پوتی اور لڑکا مکرم سید غلام جیلانی صاحب مرحوم آف چک نمبر 116 جنوبی سرگودھا کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بے شمار برکات کا حامل بنائے اور مثمر بثمرات ہو۔ آمین

ولادت

☆ ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ میری نسبتی ہمشیرہ مکرمہ فرخندہ جبیں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اعظم بھٹی صاحب آف بیلجیئم کو اللہ تعالیٰ مورخہ 27 فروری 2004ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "معاذ احسن" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبدالحفیظ بھٹی مرحوم آف دارالعلوم وسطی کا پوتا اور مکرم ہمایوں اقبال اختر صاحب آف دارالنصر غربی حلقہ منعم کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت وسلامتی طویل العمری خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرمہ رفعت اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال صاحب نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ دارالنصر غربی لکھتی ہیں۔ میری والدہ مکرمہ خورشیدہ ثروت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد شریف صاحب رندھاوا مرحوم مورخہ 18 فروری 2004ء واہ کینٹ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ان کے گھر فیکٹری ایریا ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا، بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی جس کے بعد مکرم محفوظ الرحمٰن صاحب دارالصدر نے دعا کرائی مرحومہ حضرت میاں عبدالرشید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور حضرت میاں چراغ دین صاحب کی پوتی تھیں آپ نے چار بیٹے اور چھ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم مبشر منیر گل صاحب کو مورخہ 6 فروری 2004ء بروز جمعہ دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام نسیم احمد مبشر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منیر احمد گل آف مرید کے ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور چوہدری منور احمد کاہلوں صاحب دارالصدر ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹے کو خادم دین والدین کیلئے قرۃ العین اور صحت وسلامتی والی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 16 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز ورکشاپ
1-40 a.m مجلس سوال و جواب
2-40 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-20 a.m فرانسیسی سروس
3-50 a.m کوئز روحانی خزائن
5-00 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم
6-00 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-15 a.m تقریر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب
8-00 a.m تعارف
9-00 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m ملاقات
11-10 a.m تلاوت، خبریں
11-40 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m پالتو جانور
1-15 p.m لجنہ میگزین
2-15 p.m سوال و جواب
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m تقریر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب
5-00 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ملاقات
9-20 p.m فرانسیسی سروس
9-50 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

بدھ 17 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m تقریر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب
2-00 a.m مجلس سوال و جواب
2-40 a.m تعارف
3-50 a.m ملاقات اردو
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-40 a.m ہماری کائنات
8-10 a.m تقریر جلسہ سالانہ
9-20 a.m سیرت صحابہ رسولؐ
9-50 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-00 a.m خطبہ جمعہ
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سواحیلی سروس
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-45 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m سیرت صحابہ رسولؐ
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m خطبہ جمعہ
8-50 p.m فرانسیسی سروس
9-50 p.m جرمن سروس
10-50 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 18 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز کارنر
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-50 a.m ہماری کائنات
3-15 a.m خطبہ جمعہ
4-15 a.m تقریر جلسہ سالانہ
5-00 a.m تلاوت، درس، خبریں
5-50 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-30 a.m خطبہ جمعہ
8-30 a.m المائدہ
8-55 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-20 a.m کینیڈین پروگرام
9-55 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
11-00 a.m ترجمۃ القرآن
11-30 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m پشتو پروگرام
1-40 p.m سوال و جواب
2-40 p.m سیرت صحابہ رسولؐ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس

بازیافتہ طلائی کانٹا

دفتر ہذا میں ایک عدد طلائی کانٹا جمع کروایا گیا ہے جس کا ہو دفتر سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم پیر خلیل احمد صاحب وصیت نمبر 5654 نے قادیان سے وصیت کی تھی یہ پاکستان میں 1994ء تک 5/24-5-A ناظم آباد کراچی میں رہیں۔ اس کے بعد امریکہ چلی گئیں۔ 1994ء سے ان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر ان کے کسی عزیز و اقارب یا کسی کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 12 مارچ 2004ء

طلوع فجر	5:00
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:16

درخواست دعا

مکرم عبدالرشید شرما صاحب سابق امیر اضلاع سکھر شکارپور جیکب آباد حال دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی نواسی ماہین خان (عمر 11 سال) بوجہ وائرس انفیکشن تشویشناک حالت میں ساہیوال پرائیویٹ ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی والی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

اب زرگی میں لاہور کراچی اور حیدرآباد کی ورائٹی کیساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زرگی ہاؤس
04524-213158 فون

اعلان داخلہ نہایت مناسب فیس کے ساتھ
انگلش سپوکن لینگوئج +BASIC کمپیوٹر کورس
امتحانات سے فارغ طلبہ و طالبات کیلئے نہایت مناسب کورسز مزید معلومات کیلئے آفس سے رجوع کریں
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگوئج سنٹر فون 21[illegible]

معیار اور اعتماد کا نام
بیت الصوئیٹس اینڈ بیکرز
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
ستے برقعے اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیگی مجمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29